''اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو
جب تک کہ جدا نہ کردے گندے کو ستھرے سے۔'' (القرآن)

مسلمانوں اور مرزائیوں میں فرق

مصنف

محقق اہلسنّت
علامہ سجاد علی فیضی

''اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک کہ جدا نہ کر دے گندے کو ستھرے سے۔'' (القرآن)

مسلمانوں
اور
مرزائیوں میں فرق

حسب ارشاد

شاہین ختم نبوت استاذ العلماء

سید محمد واجد گیلانی شاہ صاحب

چیئرمین تحریک فدایانِ ختم نبوت پاکستان

مصنف

محقق اہلسنّت علامہ سجاد علی فیضی صاحب

مدرس و ناظم تعلیمات دارالعلوم جامعہ فیضیہ تاندلیانوالہ

(فیصل آباد پاکستان)

نام کتاب ...... مسلمانوں اور مرزائیوں میں فرق

مصنف ...... فاضل نوجوان حضرتِ علامہ ابو السعید سجاد علی فیضی صاحب

پسند فرمودہ حضرت پیر سید رضا حسین شاہ صاحب قندھاری مرکزی سجادہ نشین دربار پیر قندھاری تاندلیانوالہ

حسب ارشاد ...... شاہین ختم نبوت استاذ العلماء سید محمد واجد گیلانی شاہ صاحب دام ظلہ چیئرمین تحریک فدایانِ ختم نبوت پاکستان

نظر ثانی علامہ محمد شہباز علی فریدی صاحب، علامہ محمد عمران فیضی صاحب علامہ ناصر حسین فیضی صاحب، اساتذہ جامعہ فیضیہ تاندلیانوالہ

بااہتمام تحریک فدایان ختم نبوت تاندلیانوالہ پاکستان

تاریخ اشاعت اوّل ...... بموقعہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۳۹ھ، بمطابق دسمبر ۲۰۱۷ء

صفحات ۸۰

تعداد ۱۱۰۰

کمپوزنگ و ڈیزائننگ ...... سبحان کمپوزنگ پرنٹنگ پوائنٹ

+92 301-7008928

+92 333-8805528

ملنے کے پتے

- ...... دار العلوم جامعہ فیضیہ تاندلیانوالا فیصل آباد فون نمبر: 0332-3409714
- ...... مکتبہ شہید ختم نبوت، جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد کوٹلی میانی شریف (گوجرانوالہ) فون نمبر: 0333-3333044
- ...... المدینہ لائبریری P-90 بازار نمبر 2 مرضی پورہ نڑوالا روڈ فیصل آباد فون نمبر: 0321-7031640

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

فہرست ابواب

ترانہ ختم نبوت

محبوبِ خدا تُم پر نبوت ختم ہو گئی ہے
اَلْیَوْمُ اَکْمَلْتُ صدائیں صاف دیتا ہے
ختم مُرسلین تُمپر رسالت ختم ہو گئی ہے
رسول ہاشمی تُم پر شریعت ختم ہو گئی ہے
نمازِ اقصیٰ نے یہ راز کھولا ہے شہہ بطحا
زیر پا عرش ہونا زیر چاہ فرش ہونا
امام الانبیاء تُم پر امامت ختم ہو گئی ہے
کہتاہے یہی تُم پر سیادت ختم ہو گئی ہے
یہ نغمہ خواں نظر آتا ہے روز حشر بھی آقا
تیری تسخیر میں کونین بھی رب نے دیئے آقا
خطیب الانبیاء تُم پر ختم ہو گئی ہے
''کُن'' والے نبی تُم پر حکومت ختم ہو گئی ہے
امانت جھوم کر بولی صاقت چوم کر بولی
پہنچ سدرہ شوب اسراء سدرہ کے مکیں بولے
رُوْحُنَافِدَاہ تُم پر شرافت ختم ہو گئی ہے
اے کہ میں فدا تُم پر طاقت ختم ہو گئی ہے
تیرے فضلات بھی طاہر، مطہر ہیں معنبر ہیں
تیری جامع کلام پر فصاہت شیدا ہوتی ہے
لطافت کی جاں تُمپر نفاست ختم ہو گئی ہے
قرآن والے نبی تُم پر بلاغت ختم ہو گئی ہے
وَرَفَعْنَا حوالے کی بدولت فیضیؔ کہتا ہے
عرشوں کے مکیں تم پر رفعت ختم ہو گئی ہے

پیش لفظ

حضرت علامہ مولانا پروفیسر محمد وقاص حسین رضوی صاحب
مدرس دارالعلوم جامعہ فیضیہ، امیر تحریک فدایانِ ختم نبوت تاندلیانوالہ (فیصل آباد)

حَامِدًا وَّ مُصَلِّيًا

عقائد اسلامیہ میں ''عقیدۂ ختم نبوت'' کو مرکزی اور اساسی حیثیت حاصل، قصرِ ایمان اسی پر استوار ہے۔ اگر کوئی شخص اسلام کے تمام عقائد پر غیر متزلزل یقین رکھتا ہو اور جملہ اعمال صالحہ کو بجا لاتا ہو، مگر نبی آخر الزماں ختم الرسل دانائے سبل محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے بارے معمولی سے بھی شک وشبہ میں مبتلا ہو تو وہ کسی صورت مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔

عقیدۂ ختم نبوت کوئی فروعی مسئلہ نہیں ہے بلکہ قطعی، اصولی اور ساری امت کا اجماعی مسئلہ ہے۔ جس طرح رب تعالیٰ کا ایک ہونا تمام ادیان حقہ کا اتفاقی عقیدہ ہے یونہی تمام انبیاء، ادیانِ سماویہ اور کتب الٰہیہ کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا، آپ ہر لحاظ سے آخری نبی ہیں، اب آپ کے بعد صبحِ قیامت تک نئے سرے سے کسی کے سر پر نبوت کا تاج نہیں رکھا جائے گا۔

عقیدہ ختم نبوت ہم پر رب تعالیٰ کا احسان عظیم اور دین کا وقار ہے، علامہ اقبال نے کہا تھا:

پس خدا برما شریعت ختم کرد
بر رسول ما رسالت ختم کرد

خدا تعالیٰ نے ہم پر شریعت ختم کر دی ہے اور ہمارے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رسالت ختم کر دی ہے۔

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ز احسان خدا است
پردہ ناموس دین مصطفیٰ است

آپ ﷺ کا یہ فرمان ''لا نبی بعدی'' (یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں) اللہ کا احسان عظیم ہے اور دین کی عزت و آبرو کا یہی ایک پردہ ہے۔

قارئین کرام!

برصغیر پاک و ہند میں انگریز نے جب قدم جمائے تو اس نے دیکھا کہ یہاں کے مسلمان تو اپنے نبی (ﷺ) سے جان اور کل جہاں سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ لہٰذا انکا یہ تعلق ہر صورت ختم کرنا چاہیئے تا کہ ان کے اعصاب و اذہان پہ قابو پایا جا سکے۔ پھر اس نے اس سازش کے لئے جو ہتھکنڈے استعمال کئے ان میں اہم تر یہ تھا کہ اہل اسلام میں کچھ افراد خرید کر انہیں ہی اسلام کے خلاف استعمال کیا جائے۔

انگریز کے اُن زر خرید غلاموں میں سے ''مرزا غلام احمد قادیانی'' کا نام سر فہرست ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ نے اس شخص کو مالی و فکری ہر لحاظ سے اچھی طرح تیار کیا اور اسے اسلام و بانیٔ اسلام کے خلاف زہر اگلنے اور دین حنیف کا شیرازہ بکھیرنے کیلئے خوب استعمال کیا۔ نتیجۃً مرزا غلام قادیانی نے دین اسلام کی حدود کی حد سے زیادہ پائمالی کی، اسلامی نظریات و افکار میں تلبیس ابلیس کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ معمولات دین کا حلیہ بگاڑنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

خالقِ کائنات اور اس کے سب نبیوں، فرشتوں، کتابوں اور جملہ مقربین کی کھل کر گستاخیاں کی اور جی بھر کر گالیاں دیں، نعوذ باللہ، جیسا کہ آنے والی سطور میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

طرفہ تماشہ تو یہ ہے کہ اس ظالم نے اسلام ہی کے نام پر مسلمان ہی کے روپ میں اسلام کے مخالف اپنے مذہب باطل ''مرزائیت'' کی بنیاد رکھی جو اغیار کی سرپرستی میں دیکھتے ہی دیکھتے موذی مرض کی طرح پھیلتا گیا اور لاکھوں بھولے

بھالے مسلمانوں کے ایمانوں کو کمال مہارت سے لوٹ لیا گیا اور انہیں مرزائیت کی سیاہ وادی میں دھکیل دیا گیا۔

سوئے اتفاق ہے کہ ان سب حقائق کے باوجود بھی کچھ لوگ (خاص کر ہمارے بعض وزیر اور میڈیا پر بیٹھے کچھ مبصر) اپنی کم علمی، نادانی، ہٹ دھرمی یا پھر اسلام مخالف قوتوں سے وفاداری کی وجہ سے اب بھی ان کے بارے خوش اعتقادی اور خوئے نرم کا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ کچھ تو انکا ظاہری اخلاق اور طرز زندگی دیکھ کر دھوکا کھا کر انہیں مسلمان تک کہہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ گیارہ اکتوبر ۲۰۱۷ء کو ایک نام نہاد وزیر نے بھی سر عام ٹی وی پر کہہ دیا کہ:

> ''مرزائی اور احمدی حضرات خود کو کافر نہیں مانتے وہ بھی نماز، روزے پر عمل کرتے ہیں، اپنی مسجدیں بناتے ہیں اور اذان بھی دیتے ہیں، صرف ایک پوائنٹ (ختم نبوت) پر وہ اختلاف کرتے ہیں، ہمارے علماء انہیں کافر نہیں مانتے۔''

اور روزنامہ ''نیا اخبار'' نے وزیرِ موصوف کی اس بات کو اس شہہ سرخی کے طور پر شائع کیا کہ:

> ''ختم نبوت پر معمولی اختلاف، قادیانی بھی مسلمان ہیں۔''
>
> (۱۱ اکتوبر بروز بدھ ۲۰۱۷)

قارئیں! ہمیں انتہائی افسوس سے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ وزیر مذکور تعلیمات اسلام سے تو بے خبر تھا ہی، آئین پاکستان سے بھی ایک دم ناآشنا ہے، کیونکہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی دستور ساز اسمبلی بھی باقاعدہ طور پر مرزائیوں (قادیانی گروہ ہو یا مرزائی گروہ) کو کافر اقلیت قرار دے چکی ہے۔

رہی بات علماء کی تو موصوف پر لازم تھا کہ ان کا نام لیتے، پتہ نہیں وہ کونسے علماء سوء ہیں جو ان کے کفر کے قائل نہیں ہیں؟ حالانکہ عرب وعجم کے سینکڑوں علماء

اسلام ان کے کفر و ارتداد کے فتوے دے چکے ہیں اور ان کے رد اور کفریات پہ لا تعداد کتابیں لکھ چکے ہیں۔

جہاں تک اُن کی اس بات کا تعلق ہے کہ ''مرزائیوں کا مسلمانوں کے ساتھ صرف ایک پوائنٹ پر معمولی فرق ہے'' تو یہ بھی ان کی جہالت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس لئے کہ دین کے سب عقائد میں مرزائی مسلمانوں سے اختلاف رکھتے ہیں، اتنا بُعد اور اختلاف آسمان وزمین کے مابین نہیں جتنا کہ اسلام اور مرزائیت کے درمیان ہے۔

قارئین محترم!

پچھلے کچھ عرصہ سے مرزائیت سے متاثر بعض افراد کی جانب سے عقیدۂ ختم نبوت کے ایک اجماعی عقیدے کو متنازع بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس حساس ترین موضوع پر فضول اور لا یعنی تبصرے سامنے آ رہے ہیں جیسا کہ سطور بالا میں تفصلاً گزرا داریں حالات ہم نے اپنے جامعہ کے نہایت قابل استاد اور ناظم محترم علامہ سجاد علی فیضی صاحب امیر تحریک فدایان ختم نبوت ڈویژن فیصل آباد سے درخواست کی کہ وہ فوراً قلم اٹھائیں اور اس حوالے سے مختصر اور ایسی جامع کتاب تحریر فرمائیں جس میں اس بات کو خوب واضح کیا جائے کہ آخر مسلمانوں اور مرزائیوں میں فرق ہے کیا؟؟؟؟

ماشاء اللہ! موصوف نے پھر اس انداز سے مجموعہ ترتیب دیا کہ مسودہ دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ بڑے عام فہم اور خوبصورت انداز سے ''مسلمانوں اور مرزائیوں'' کے عقائد ونظریات کے مابین تقابل اور فرق بیان کیا کہ ہر عامی اُردو خواں بھی با آسانی مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔

حضرت کی کئی دیگر کتب بھی مختلف موضوعات پر چھپ کر اہل علم سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہے، جن میں سے ''الحجج القاطعہ فی رد البراہین الواضحہ

معروف بہ منکرین دعا بعد از نماز جنازہ کا رد بلیغ''، ''سراپائے مصطفی از کلام رضا''، ''امیر کاذباں مرزائے قادیاں'' خاص کر قابل ذکر ہیں اور کچھ زیر طبع ہیں جیسے ''دستگیر غلام اردو ترجمہ مصباح الظلام''، ''نعتیہ کلام'' وغیرہ۔

رب تعالیٰ نے آپ کو بہت ساری خوبیوں سے نواز رکھا ہے تصنیف ہو یا تدریس کا ماہرانہ انداز، محققانہ تقریر ہو یا مدبرانہ تنظیمی و انتظامی مہارت، یا پھر نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھنے کا اعزاز، ہر میدان میں آپ کی خدمات لائق تحسین ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل اور قلم و بیان میں مزید برکات عطا فرمائے۔

آخر میں میری احباب اہلسنّت سے پر زور اپیل ہے کہ یہ کتاب خود بھی مطالعہ کریں نیز جس قدر ممکن ہو زیادہ سے زیادہ خرید کر مسلمانوں میں تقسیم فرمائیں تاکہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ان کے ایمان کی حفاظت کا سامان ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ اس سعی محمودہ کو شرف قبولیت ومقبولیت عامہ عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم

محمد وقاص حسین رضوی

۲۱۔۱۱۔۲۰۱۷

الاهتداء

ہدیہ عقیدت برائے

قطب الاقطاب، آفتاب نقشبندیت، غوث زماں، حضور قبلۂ عالم (راقم کے دادا مرشد)

حضرت پیر سید فیض محمد شاہ صاحب

المعروف پیر قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۴ گ ب فیض آباد شریف تاندلیانوالہ فیصل آباد

و

حاجی الحرمین، غریب نواز، نقش قندہاری

حضرت پیر سید حسین علی شاہ صاحب قندہاری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۴ گ ب فیض آباد شریف تاندلیانوالہ فیصل آباد

و

سیدی و مرشدی، امین و قاسم فیض قندہاری شیخ کامل

حضرت پیر سید اکبر علی شاہ صاحب گیلانی مدظلہ العالی

(کوٹلی میانی شریف، گوجرانوالہ)

و

قاطع مرزائیت، معمار مجاہدین ختم نبوت،

اجمل العلماء سند الفضلاء، شہیدِ ختمِ نبوت سیدی و مولائی و استاذی

حضرت علامہ صاحبزادہ

پیر سید محمد اجمل گیلانی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ

اکبر آباد کوٹلی میانی شریف (گوجرانوالہ)

انتساب

میری مادر علمی ''جامعہ اکبریہ فیض العلوم کوٹلی میانی شریف (گوجرانوالہ) کے نام، جس کی الفت ومودت سے سرشار گود نے فقیر کو قلم سنبھالنے کے قابل کیا، وہ گود کہ جو علم وعرفان اور فضل و حکمت کا دریا رواں ہے، جس کے آنگن میں سلسلۂ قادریہ ونقشبندیہ کا مرج البحرین جاری ہے اور شرع وطریقت کا حسین امتزاج ہے

ع

فیضی نہ غم کر قبر و حشر کا
تُو تو گدا ہے شیخ اکبر کا
اور حامی تیرا ہے پیر بغدادی

باب اوّل:

فریقین کے اللہ عزوجل کے بارے عقائد

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ رب تعالیٰ ''واحد'' (یعنی ایک) ہے:

مسلمانوں کے نزدیک رب تعالیٰ واحد یعنی ایک ہی ہے وہ اکیلا ہی کائنات کا خدا ہے:

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾

''تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔'' (سورۃ اخلاص آیت نمبر ا، ترجمہ کنز الایمان)

سورہ بقرہ میں فرمایا:

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾

''اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان۔'' (ترجمہ کنز الایمان: بقرہ ۱۶۳)

پھر فرمایا:

وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

''اور اس لئے کہ وہ جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود ہے۔''

(ترجمہ کنز الایمان، ابراہیم:۵۲)

پھر فرمایا:

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

''تمہارا معبود ایک معبود ہے۔'' (ترجمہ کنز الایمان: سورۃ نحل: آیت ۲۲)

پھر فرمایا:

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ

''اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا۔'' (ترجمہ کنز الایمان: مائدہ آیت ۷۳)

پھر فرمایا:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

''اللہ کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔'' (ترجمہ کنز الایمان: طٰہٰ آیت ۷)

اس طرح کی بیسیوں آیات ہیں جن میں اللہ عزوجل کی وحدانیت یکتائی اور لاشریک ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ''مرزا غلام احمد قادیانی'' بھی خدا ہے: (نعوذ باللہ):

مرزائیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی بھی خدا ہے۔ جیسا کہ مرزا کی اپنی عبارات اس پر موجود ہیں۔ ملاحظہ ہو، وہ لکھتا ہے:

رائتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ھو

''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود اللہ ہوں، اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴، روحانی خزائن ج ۵، ص ۵۶۴)

کتاب البریہ میں لکھا:

''میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔'' (ص ۷۸، روحانی خزائن ج ۱۳، ص ۱۰۳)

اسی کتاب میں کہا:

''خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا۔''

(ص ۷۹، روحانی خزائن ج ۱۳، ص ۱۰۴)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ کوئی چیز بھی رب تعالیٰ کی مثل نہیں ہے:

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ کوئی چیز بھی رب تعالیٰ کے مثل اور مشابہ نہیں ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

لَیۡسَ کَمِثۡلِهٖ شَیۡءٌ

''اس جیسا کوئی نہیں۔'' (ترجمہ کنز الایمان، شوریٰ: ۱۱)

سورۃ اخلاص میں فرمایا:

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

''اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔'' (ترجمہ کنزالایمان: آیت نمبر ۴)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ''مرزا غلام قادیانی'' خدا تعالیٰ کی مثل ہے:

مرزائیوں کے نزدیک مرزا غلام قادیانی خدا تعالیٰ کی مثل اور اس کا ہم پلہ ہے۔

مرزا خود لکھتا ہے:

''اور دانیال نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں ''خدا کی مانند''۔

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ہر چیز کا خالق (پیدا کرنیوالا) فقط اللہ رب العزت ہے:

اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

''تم فرماؤ اللہ ہر چیز کا بنانے والا ہے۔'' (ترجمہ کنزالایمان، رعد:۱۶)

سورۃ انعام میں فرمایا ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ

''اور اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کا بنانے والا تو اسے پوجو۔''

(ترجمہ کنزالایمان: سورۃ انعام:۱۰۲)

اس سے پہلے والی آیت میں فرمایا ہے:

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ

''اور اس نے ہر چیز پیدا کی۔'' (ترجمہ کنزالایمان: آیت ۱۰۱)

بلکہ اس سے پہلے والی آیت میں فرمایا:

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

''بے کسی نمونہ کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا۔''

(کنز الایمان: آیت ۱۰۰)

سورۃ رحمٰن میں فرمایا:

خَلَقَ الْاِنْسَانَ

''انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔'' (کنز الایمان، آیت ۳)

سورۂ مومنون میں ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ﴿۱۴﴾

''اور بے شک ہم نے آدمی کو چُنی ہوئی (انتخاب کی) مٹی سے بنایا، پھر اسے پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں، پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک پھر کیا خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا، پھر اسے اور صورت میں اٹھان دی تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا۔''

(کنز الایمان: آیت ۱۲ تا ۱۴)

پھر فرمایا:

لَوْ كَانَ فِیْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ

''اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا خدا ہونے تو ضرور وہ تباہ ہو جائے۔''

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ کائنات کو مرزا غلام قادیانی نے پیدا کیا ہے۔ نعوذ باللہ:

مرزا غلام قادیانی اپنی کتاب ''کتاب البریہ'' میں لکھتا ہے:

'' اور اسی حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا

آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی، پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق (پیدا کرنا) پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔

(کتاب البریہ ص۷۹، روحانی خزائن ج ۱۳، ص ۱۰۴، ۱۰۵)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی نہ ماں ہے اور نہ باپ ہے:

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ رب تعالیٰ کو کسی نے پیدا نہیں کیا یعنی نہ اس کا کوئی باپ ہے اور نہ ہی ماں ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

وَلَمْ يُوْلَدْ

''اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔'' (کنزالایمان: اخلاص:۴)

مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ ''مرزا غلام قادیانی'' خدا کا باپ ہے

نعوذ باللہ:

مرزا کہتا ہے کہ خدا نے مجھے الہام کیا کہ:

''ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا، گویا آسمانوں سے خدا اترے گا۔''

(حقیقۃ الوحی ص ۹۵، روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۹۸، ۹۹)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی کوئی اولاد نہیں ہے:

قرآن مجید میں ہے:

لَمْ يَلِدْ

''نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔'' (کنزالایمان: اخلاص ۳)

سورۃ اسرائ میں فرمایا:

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا

''اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا۔'' (کنزالایمان، آیت:۱۱۱)

سورہ فرقان میں فرمایا:

الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا

''وہ جس کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اس نے نہ اختیار فرمایا بچہ۔'' (کنزالایمان: آیت ۲)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ''مرزا غلام قادیانی'' اللہ کی اولاد ہے نعوذ باللہ:

مرزا غلام قادیانی لکھتا ہے کہ رب تعالیٰ نے مجھ کو فرمایا:

انت منی بمنزلۃ ولدی

''تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔''

(حقیقۃ الوحی ص۸۹، روحانی خزائن ج ۲۲، ص۸۹)

اربعین نمبر ۲ میں لکھا ہے:

وانت من مائنا وھم من فشل

''(خدا نے فرمایا اے مرزا) تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور وہ (دوسرے لوگ) ڈرپوک مٹی سے۔'' (ص ۳۴، روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۳۸۵)

مرزا اپنا ایک اور الہام بیان کرتا ہے کہ رب نے مجھ کو کہا:

انت منی بمنزلۃ اولادی

''تو مجھ سے میری اولاد کے منزلہ میں ہے۔''

(اربعین نمبر ۴، ص۲۱، روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۴۵۲)

البشریٰ میں اپنا الہام لکھا کہ خدا نے مجھ کو کہا:

اسمع ولدی

''اے میرے بیٹے سن۔'' (ج۱ص۴۹)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ رب تعالیٰ جسم سے اور عضائے جسمانی سے پاک ہے:

فقہ اکبر میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَا يَشْبَهُ شَيْئًا مِنَ الْاَشْيَاءِ مِنْ خَلْقِهٖ وَلَا يَشْبَهُ شَيْئٌ مِنْ خَلْقِهٖ

''رب تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے کسی چیز کے مشابہ نہیں ہے اور نہ ہی مخلوق میں سے کوئی چیز اس کے مشابہ ہے۔'' (ص۱۵، مکتبہ رحمانیہ)

حضرت امام ملا علی قاری اس کی شرح میں حضرت نعیم بن حماد کا یہ قول نقل فرماتے ہیں کہ:

''جو کوئی رب تعالیٰ کو اس کی مخلوقات میں سے کسی کے ساتھ تشبیہ دے وہ کافر ہے۔'' (ص۱۵، شرح فقہ اکبر)

شرح عقائد مع نبراس میں ہے:

لَا مُصَوَّرًا اَیْ ذِیْ صُوْرَةٍ وَشَكْلٍ مِثْلَ صُوْرَةِ اِنْسَانٍ

''اور اللہ عزوجل انسان کی صورت کی طرح شکل وصورت والا نہیں ہے۔'' (نبراس ص۱۷۴)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا جسم بھی رکھتا ہے اور اس کے بے شمار ہاتھ اور پاؤں ہیں۔نعوذ باللہ:

مرزا غلام قادیانی لکھتا ہے کہ:

قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہاء عرض اور طول رکھتا ہے اور تندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک

پھیل رہی ہیں۔ (توضیح مرام ص ۶۷، روحانی خزائن ج ۳، ص ۹۰)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک ہے:

قرآن مجید میں ہے:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ

''وہ ہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ نہایت پاک سلامتی دینے والا۔''

تفسیر جلالین شریف میں ''القدوس'' کی تفسیر میں فرمایا:

اَلطَّاهِرُ عَمَّا لَا يَلِيْقُ بِهٖ

''یعنی ہر وہ جو اس کی شان کے لائق نہیں وہ اس سے پاک ہے۔''

اور السلام کی تفسیر میں فرمایا:

ذُو السَّلَامَةِ مِنَ النَّقَائِصِ

''یعنی ہر قسم کے نقص سے سلامتی والا۔'' (ص ۴۵۶)

مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا غلطی وخطا بھی کرتا ہے: نعوذ باللہ

مرزے نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھا کہ خدا مجھ کو کہتا ہے کہ:

انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب

''بے شک میں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دونگا غلط بھی اور درست بھی۔''

پھر اس کے حاشیے میں کہا:

''اس وحی الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنی رکھتے ہیں کہ میں خطا بھی کرونگا اور صواب بھی۔'' (ص ۱۰۳، روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۱۰۶)

ایک مقام پر تو رب تعالیٰ کی زبان پر مرض تک کا قول کر دیا لکھتا ہے:

''کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو

ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر بعد اس کے یہ سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا، کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہوگئی ہے مگر کان مرض سے محفوظ ہیں۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۴۵، روحانی خزائن ج۲۱،ص ۳۱۲)

مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا چوروں کی طرح ہے:

مرزا تجلیات الٰہیہ میں کہتا ہے:

''وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤنگا۔''

(ص ۲، روحانی خزائن، ج ۲۰،ص ۳۹۴)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ سبھی اللہ عزوجل کی اطاعت کرتے ہیں وہی حاکم مطلق ہے، وہی رہبر حقیقی ہے:

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

''یہ اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اس سے جسے چاہے۔''

(کنزالایمان: زمر: ۲۳)

ایک اور مقام پر فرمایا:

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

''اور اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت۔'' (کنزالایمان، فتح:۱۴)

مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا نے ''مرزا غلام قادیانی'' کی بیعت کی (یعنی خدا نے مرزے کو اپنا رہبر و مرشد بنایا) نعوذ باللہ:

مرزا دافع البلاء میں کہتا ہے:

بایعنی ربی

''یعنی میرے رب نے میری بعیت کی۔'' (ص ۶، روحانی خزائن ج۱۸ص ۲۲۷)

دوسرا باب:

فریقین کے قرآن مجید کے بارے عقائد

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید اللہ عزوجل کی مقدس کتاب ہے، جو اس نے اپنے محبوب محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی جو کہ محبوب مکرم کی گفتار ٹھہری:

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

''تو اس (جبریل) نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا۔'' (کنز الایمان: بقرہ:۹۷)

سورۃ قصص میں فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ

''بے شک جس نے تم پر قرآن فرض کیا وہ تمہیں پھیر لے جائے گا جہاں پھرنا چاہتے ہو۔'' (کنز الایمان: آیت ۸۵)

رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن مجید میرے محبوب علیہ السلام کی گفتار ہے۔

فرمایا:

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ

''بے شک یہ عزت والے رسول کا پڑھنا ہے۔'' (کنز الایمان: تکویر، ۱۹)

فائدہ:

''رسول'' سے مراد یا جبریل امین ہیں یا صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی تفسیر کی ہے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ السلام نے فرماتے ہیں:

اَلْمُرَادُ بِالرَّسُوْلِ جِبْرَیْلُ اَوْ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم

''رسول'' سے مراد یا جبریل ہیں یا محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(تفسیر مظہری ج ۷، ص ۳۵۷)

مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید ''مرزا غلام قادیانی'' کے منہ کی باتیں ہیں:

قارئین کرام! قرآن مجید کی درجنوں آیات اس بات پر گواہ ہیں کہ یہ قرآن مجید رب تعالیٰ نے اپنے محبوب آخر الزماں نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا ہے اور اس کو اپنے پرائیوں کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ مگر دیکھئے مرزا غلام قادیانی کیا کہتا ہے؟

لکھتا ہے:

''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی ص ۸۴، روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید عربی زبان میں اور عرب شریف میں نازل ہوا ہے:

دنیا کا ہر اک شخص جانتا ہے کہ خصوصاً اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ رب تعالیٰ نے قرآن مجید کو بزبان عربی عرب شریف میں نازل کیا ہے۔

ملاحظہ ہو قرآن میں ہے:

اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۝۲

''بے شک ہم نے اسے عربی قرآن اتارا کہ تم سمجھو۔''

(کنز الایمان، یوسف:۲)

سورۂ شوریٰ میں ہے:

وَكَذٰلِكَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰى وَمَنۡ حَوۡلَهَا

''اور یونہی ہم نے تمہاری طرف عربی قرآن وحی بھیجا کہ تم ڈراؤ سب شہروں کی اصل مکہ والوں کو اور جتنے اس کے گرد ہیں۔''

(کنز الایمان: شوریٰ:۷)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید ''قادیان'' کے قریب نازل ہوا ہے:

مگر مرزائی یہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا ہے:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

پھر اس کے بعد فرمایا:

انا انزلنا قریبا من القادیان

(ابراہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۹۹، حاشیہ، روحانی خزائن، ج ۱، ص ۵۹۳)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید جیسا محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا مِن وعَن ویسے کا ویسا موجود ہے:

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ قرآن مجید رب تعالیٰ نے جیسا رب تعالیٰ نے اپنے محبوب پر نازل کیا یہ اوّل تا آخر اپنے ایک ایک لفظ، زبر، زیر، پیش اور نقطے تک کے ساتھ اپنی اصلی شکل میں دنیا کے کونے کونے میں موجود ہے، جس کے بیک وقت لاکھوں حافظ اور عالم پڑھنے اور پڑھانے والے ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو جب رب تعالیٰ خود فرماتا ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۹﴾

''بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔'' (کنز الایمان: حجر، آیت:۹)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن دنیا میں موجود نہیں تھا ''مرزا غلام قادیانی'' پر دوبارہ نازل ہوا ہے:

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد کہتا ہے:

ہم کہتے ہیں قرآن کہاں موجود ہے؟ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے

کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ اس لئے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ (مرزا غلام قادیانی) پر قرآن شریف اتارا جاوے۔ (کلمۃ الفصل ص ۱۷۳)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں ہے:

اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید اپنے ظاہر و باطن، ترکیب نظم اور وجودِ معانی ہر لحاظ سے اک کامل اکمل اور اتم کتاب ہے، یہی وجہ ہے کہ کم و بیش ساڑھے چودہ سو برس پہلے کا کیا ہوا یہ قرآنی چیلنج کہ اس کتاب مقدس جیسی کتاب دنیا کے سارے جن وانس مل کر بھی نہیں بنا سکتے۔ ابھی لا جواب ہے اور رہے گا۔

فرمایا:

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴿۲۳﴾

تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمائتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔'' (کنز الایمان، بقرہ: ۲۳)

پھر فرمایا:

قُلْ لَّىٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا﴿۸۸﴾

''تم فرماؤ اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا مددگار ہو۔'' (کنز الایمان: بنی اسرائیل: آیت ۸۸)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں گرائمر کی کمی ہے:

مرزا غلام قادیانی اس حوالے سے کہتا ہے:

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ (خدا) بعض جگہ انسانی گرائمر یعنی صرف ونحو کے ماتحت نہیں چلتا، اس کی نظریں قرآن شریف میں بہت پائی جاتی ہیں، مثلاً یہ آیت ان ہذا الساحران انسانی نحو کی رو سے ان ہذین چاہیئے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۳۰۴، حاشیہ، روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۳۱۷)

تنبیہ:

مرزے غلام قادیانی کے اس شبہ کا فقیر فیضیؔ نے اپنی کتاب ''امیر کا ذباں مرزائے قادیاں'' میں پانچ دندان شکن جوابات دے کر کر دیا ہے تفصیل وہاں پر دیکھی جا سکتی ہے۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید میں کسی ''قادیان'' نامی شہر کا قطعاً نام نہیں آیا:

قرآن مجید میں مکہ پاک اور مدینہ طیبہ کا نام تو بڑے اعزاز سے آیا ہے مگر یہ بات ناظرہ قرآن پڑھنے والا بچہ بھی جانتا ہے کہ قادیان'' کا نام ہرگز ہرگز قرآن مجید نہیں آیا:

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں ''قادیان'' کا نام ذکر کیا گیا ہے:

مرزا غلام قادیانی کہتا ہے:

تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۷۸، حاشیہ، روحانی خزائن ج ۳، ص ۱۴۰)

❁❁❁

تیسرا باب:

فریقین کے انبیاء علیہم السلام کے بارے عقائد

یاد رہے انبیاء کرام علیہم السلام رب تعالیٰ کے چنیدہ و مقرب بندے ہوتے ہیں کہ جو معصوم عن الخطا، راستباز، پاکباز اور رفعتوں اور عظمتوں کے تاج سروں میں سجائے دنیا میں تشریف لاتے ہیں، سب پر ایمان لانا سب کی عظمت کو تسلیم کرنا جزو ایمان ہے، ان میں سے کسی کی برابری کا دعویٰ کرنا یا ان سے افضل ہونے کا دعویٰ کرنا یا ان میں سے کسی کی نبوت کا انکار کرنا، یا ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی کرنا بندے کو کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

بلکہ اس کی وضاحت خود مرزا غلام قادیانی کے قلم سے بھی ملتی ہے۔ وہ کہتا ہے:

اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے...... کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی۔

(چشمہ معرفت ص ۱۹، روحانی خزائن ج ۲۳، ص ۳۹۰)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ کوئی غیر نبی، نبی یا نبی کے برابر نہیں ہوسکتا:

یہ بات بدیہات سے ہے کہ کوئی غیر نبی، نبی یا نبی کے برابر نہیں ہوسکتا، کیونکہ نبوت و رسالت رب تعالیٰ کا وہ عطیہ ہے جو اس نے فقط اپنے منتخب بندوں کو عطا فرمایا، نیز دنیائے کائنات کی کوئی عزت و رفعت اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ "مرزا غلام قادیانی" سب نبیوں کا مجموعہ ہے، نعوذ باللہ:

مرزا غلام قادیانی لکھتا ہے:

تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے گئے ہیں میں آدم میں شیث ہوں میں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کا مظہر اتم ہوں یعنی محمد اور احمد ہوں۔

(حقیقۃ الوحی ص ۷۳ حاشیہ، روحانی خزائن ج ۲۲،ص ۷۶)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ سارے نبیوں کے سردار ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ ہیں:

یہ بات بھی دوپہر کے سورج کی طرح عیاں ہے کہ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیاء ورسل سے افضل اور ان کے سردار ہیں۔

شرح عقائد مع نبراس میں ہے:

وَاَفْضَلُ الْاَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَام

''اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب انبیاء سے افضل ہیں۔'' (ص ۴۵۷)

اس پر کثیر دلائل موجود ہیں۔

سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْاَنْبِيَاءِ

''بے شک اللہ نے مجھے سب انبیاء پر فضیلت دی۔''

(ترمذی شریف بحوالہ مذکور)

پھر فرمایا:

اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

''قیامت کے روز میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا۔'' (ایضاً رواہ مسلم)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ''مرزا غلام قادیانی'' انبیاء کا سردار ہے، نعوذ باللہ:

بشیر الدین محمود کہتا ہے:

آپ (مرزا قادیانی) سید ولد آدم اور تمام نبیوں کے سردار تھے آدم سے لے کر آج تک خدا تعالیٰ کے قرب کی وہ راہیں کسی کے لئے نہیں کھلیں جو ہمارے

لئے کھلی ہیں۔(خطبہ جمعہ بشیر الدین محمود اخبار الفضل قادیان ج ۳۳،ش ۲۹۴،۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ صفحہ ۴)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ فرشتوں سے رب تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کروایا تھا:

ہر مسلمان جانتا ہے کہ دنیا میں آدم علیہ السلام کی وہ ذات ہے جن کو رب تعالیٰ نے سب فرشتوں سے سجدہ کروایا۔

قرآن مجید میں ہے:

وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡٓا اِلَّآ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰى وَاسۡتَكۡبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۳۴﴾

''اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا۔''

(کنز الایمان، بقرہ: ۳۴)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ''مرزا غلام قادیانی'' بھی مسجود الملائکہ ہے:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''اور جس طرح آدم کے لئے سجدہ کا حکم ہوا۔ میری نسبت بھی وحی الٰہی میں یہ پیشگوئی ہے۔ یخرون علی الاذقان سجدا ربنا اغفرلنا انا کنا خاطئین''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۹، حاشیہ، روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۲۶۰)

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کی جملہ پیش گوئیاں سچی ثابت ہوتی ہیں:

اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ نبیوں کی دیگر جملہ اخبار کی طرح ان کی پیش گوئیاں بھی سچ ثابت ہوتی ہیں۔ کیونکہ نبی کا معنی ہی غیب کی خبر دینا ہے جیسا کہ

حضرت قاضی عیاض مالکی فرماتے ہیں:

هِيَ الْاِطِّلَاعُ عَلَى الْغَيْبِ

''نبوت کا معنی ہے غیب پہ مطلع ہونا۔'' (شفاء شریف ج۱، ص ۲۰۴)

اور نبی کا معنی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِطَّلَعَهُ غَيْبَهُ

''بے شک رب تعالیٰ نے اس (نبی) کو اپنے غیب پر مطلع فرمایا ہے۔'' (ایضاً ص ۲۰۳)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ چارسو انبیاء کی پیش گوئیاں جھوٹی ثابت ہوئیں۔ نعوذ باللہ:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

ایک بادشاہ کے وقت میں چارسونبیوں نے اس کی فتح کی پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے۔ (ازالہ اوہام ج۲، ص ۶۲۹، روحانی خزائن ج۳، ص ۴۳۹)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب معجزہ نبی تھے:

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی صاحب معجزہ نبی ہیں یعنی دیگر عظمتوں کے ساتھ ساتھ رب تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی عظمت عطا فرمائی کہ آپ کے ہاتھوں معجزات کا ظہور فرمایا، جیسا کہ آپ کے کچھ معجزات کا تذکرہ قرآن مجید میں یوں مذکور ہے:

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ

''اور لوگوں سے بات کرے گا پالنے میں۔'' (کنز الایمان: العمران ۴۶)

پھر فرمایا:

اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ

الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۟﴿۴۹﴾

''میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے۔ اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور میں تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہوں اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو بے شک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔'' (کنز الایمان، آل عمران:۴۹)

آپ کے یہ سب معجزات تھے:

۱۔ پنگوڑھے میں گفتگو کرنا۔

۲۔ مٹی کے پرندے بنا کے پھونک مار کر اڑا دینا۔

۳۔ مادر زاد اندھوں کو شفاء دینا۔

۴۔ مردے زندہ کرنا۔

۵۔ برص کے مریضوں کو شفاء دینا۔

۶۔ کھائے ہوئے اور جمع کئے ہوئے اناج کی خبر دینا۔

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک بھی معجزہ واقع نہیں ہوا، نعوذ باللہ:

مرزا غلام قادیانی لکھتا ہے کہ

''مگر حق بات یہ ہے کہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶، حاشیہ، روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رب تعالیٰ کے باعزت خوبصورت کردار والے، راست باز اور قرب الٰہی والے نبی صالح تھے

اہل اسلام کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دیگر سب نبیوں کی طرح باکردار، اعلیٰ ظرف، معزز، مقرب صالح اور اپنے وقت کے سب لوگوں سے افضل و اعلیٰ تھے قرآن مجید میں ہے:

اُسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۴۵﴾

''جس کا نام ہے مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا رودار (باعزت) ہوگا دنیا اور آخرت میں اور قرب والا۔'' (کنزالایمان، العمران:۴۵)

اگلی ہی آیت پاک میں ہے:

وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۴۶﴾

''اور خاصوں سے ہوگا۔'' (ایضاً آیت ۴۶)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سچے نہیں تھے: نعوذ باللہ:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ (مقدمہ دافع البلاء صفحہ ۴، روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۲۲۰)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چور تھے: نعوذ باللہ:

مرزا قادیانی کہتا ہے:

نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴، حاشیہ، روحانی خزائن ج ۱۱، ص ۲۹۰)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی، نعوذ باللہ:

مرزا قادیانی کہتا ہے:

یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔

(ایضاً ص ۵، حاشیہ روحانی خزائن ج ۱۱، ص ۲۸۹)

مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ آپ زانی خون سے پیدا ہوئے ہیں، نعوذ باللہ:

مرزے نے پھر لکھا:

تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پزیر ہوا۔ (ایضاً ص ۷، ص ۲۹۱)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ کے پیدا کیا:

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ رب تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ بن باپ کے پیدا کیا جیسا کہ اس کی وضاحت قرآن میں ان الفاظ میں کی گئی کہ جب فرشتوں نے حضرت مریم علیہا السلام کو بیٹے کی بشارت دی تو انہوں نے کہا:

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

"بولی اے میرے رب میرے بچہ کہاں سے ہوگا، مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ نہ لگایا فرمایا اللہ یونہی پیدا کرتا ہے جو چاہے جب کسی کام کا حکم فرمائے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے۔"

(کنز الایمان: آل عمران: ۴۷)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ کے پیدا نہیں ہوئے، بلکہ ان کے باپ کا نام یوسف نجار ہے:

مرزا قادیانی کہتا ہے:

باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں۔

(کشتی نوح ص ۱۷، روحانی خزائن ج۱۹، ص ۱۸)

چوتھا باب:

فریقین کے سید عالم خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے عقائد

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی اکرم محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں:

صدر اسلام سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں کا عقیدہ اور اتفاق رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اب قیامت تک کسی کے سر پر نبوت و رسالت کا تاج نہیں رکھا جائے گا، آپ ہر لحاظ سے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی کو بھی کسی بھی انداز سے نئے سرے سے نبوت ملنا عقل و نقل (قرآن و حدیث) دونوں کے اعتبار سے ناممکن ہے۔

بایں وجہ اگر کوئی شخص نبوت ملنے کا مدعی ہو یا کسی دوسرے کو نبی مان لے دونوں صورتوں میں کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔

قرآن مجید واضح طور پر ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓئِیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ ④

''محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔''

(کنزالایمان، احزاب:۴۰)

تمام مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس آیت طیبہ میں رب تعالیٰ نے صراحتاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری اور سب انبیاء سے پچھلا نبی قرار دیا۔ اس حوالے سے کچھ مفسرین کی آراء درج کی جاتی ہیں۔

علامہ جریر طبری کہتے ہیں:

وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ الَّذِیْ خُتِمَ النُّبُوَّةُ فَطُبِعَ عَلَیْهَا فَلَا تُفْتَحُ لِاَحَدٍ بَعْدَهٗ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ

''یعنی وہ شخص جس نے نبوت کوختم کر دیا اور اس پر مہر لگا دی پس قیامت تک آپ کے بعد کسی پر نہ کھولی جائے گی۔''

(تفسیر طبری ج ۱۰، جزء ۲۲، ص ۱۲، بیروت)

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''یہاں خاتم النبیین اس لئے فرمایا کہ جس نبی کے بعد کوئی دوسرا نبی ہو، وہ اگر نصیحت اور بیان میں کوئی کمی چھوڑ جائے تو اس کے بعد آنے والا نبی اسے پورا کرسکتا ہے۔مگر جس کے بعد کوئی آنے والا نبی نہ ہو وہ امت پر زیادہ شفیق ہوتا ہے اور اسے زیادہ واضح رہنمائی دیتا ہے۔ کیونکہ اس کی مثال اس باپ کی ہوتی ہے جو جانتا ہے کہ اس کے بعد اس کے بیٹے کی سرپرستی کرنے والا کوئی نہیں۔''

(تفسیر کبیر جزء ۲۵، ص ۲۱۴)

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

هٰذِهِ الْاَلْفَاظُ عِنْدَ جَمَاعَةِ عُلَمَاءِ الْاُمَّةِ سَلَفًا وَخَلَفًا مُتَلَقَّاهُ عَلَى الْعُمُوْمِ مُتَّفِقَةً نَصًّا لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ صلی اللہ علیہ وسلم

''ہمیشہ اور ہر دور میں علماء امت اس بات پر متفق رہے ہیں کہ یہ الفاظ اس بارے میں نص ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔'' (تفسیر قرطبی ج ۱۴، ص ۱۹۶)

علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَآخِرُ هُمُ الَّذِيْ خَتَمَهُمْ اَوْ خُتِمُوْا بِهِ... وَلَا يُقْدَحُ فِيْهِ نُزُوْلَ عِيْسٰى بَعْدَهُ لِاَنَّهُ اِذَا نَزَلَ كَانَ عَلٰى دِيْنِهِ

''آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بعثت کے اعتبار سے انبیاء میں سے آخری نبی ہیں۔آپ نے تشریف لاکر ان کے سلسلہ کوختم کر دیا اور سلسلہ نبوت پر مہر لگا دی۔اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا (قرب قیامت) نازل ہونا آپ کی ختم نبوت میں حرج نہیں ڈالتا کیونکہ وہ آپ کے دین اسلام پر ہی

ہونگے۔ (یعنی فقط دین اسلام کی تبلیغ کریں گے۔'' (ج۵،ص۳۸۵)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا مِنْهُ بِاَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ

''اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ ان (معلومات) میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

پھر اس بات کو مرزا غلام قادیانی بھی تسلیم کرتا ہے کہ:

''ملھم کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح وتفسیر ہرگز معتبر نہیں۔'' (تبلیغ رسالت ج۱،ص۱۲۱، اشتہار مورخہ ۱۷ اگست ۱۸۸۷)

اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کی جو تفسیر صاحب قرآن محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے اس میں قطعاً کوئی شک نہیں ہوتا وہ سب سے بہترین معتمد اور مستند ہوا کرتی ہے۔ اب اصول کی روشنی میں دیکھیں صاحب قرآن اس کی کیا تفسیر بیان فرمات ہیں؟

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلٰثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

''بے شک عنقریب میری امت میں تیس (۳۰) جھوٹے پیدا ہونگے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (یعنی میرے بعد کسی کے سر پر نبوت کا تاج نہیں رکھا جائے گا)''

(ترمذی ج۲،ص۴۵، ابوداؤد، ج۲،ص۲۳۳، مشکوٰۃ ۴۶۵)

ہم نے بر بنائے اختصار اور نمونہ کے ایک قرآنی آیت اور ایک حدیث پیش کی ہے ورنہ علماء امت نے اس موضوع پر بڑی بڑی ضخیم کتب تصنیف فرمائی ہیں تفصیل کیلئے ان کی طرف رجوع کیا جائے۔

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی نہیں ہیں، نعوذ باللہ:

نعوذ باللہ مرزائیوں کے نزدیک نبی اکرم ﷺ آخری نبی نہیں ہیں ، وہ کہتے ہیں آپ کے بعد بھی نبی آ سکتا ہے۔

مرزا قادیانی کہتا ہے:

''ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا سوائے اس کے جو آپ کے نور سے منور ہوا اور اس کا ظہور آپ کے ظہور کا ظل ہو۔''

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۳، روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۶۴۳)

مرزا کے الفاظ ''سوائے اس کے جو آپ کے نور سے منور ہوا'' کا مطلب ہے کہ آپ سے منور ہونے والا نبی ہوسکتا ہے۔

اس پر مزید مرزائیت کی درج ذیل کتب دیکھی جا سکتی ہیں:

علمی تبصرہ	از قاضی نزید فاضل
القول المبین	از ابو العطاء جالندھری
شان خاتم النبیین	از قاضی نزید فاضل
تین مسئلے	از عزیز الرحمٰن منگلہ
حقیقت نبوت	از قاضی نزید
ازالہ شبہات	از قاضی نزید
تبصرہ	از قاضی نزید
قول بلیغ	از قاضی نزید
مقام خاتم النبیین	از قاضی نزید
النبوۃ فی القرآن	از قاضی محمد یوسف
حقانیت احمدیت	از محمد صادق سماٹری وغیرہ

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ''مرزا غلام قادیانی'' بھی نبی ہے

نعوذ باللہ:

مرزا غلام قادیانی کہتا ہے:

''سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص ۱۱، روحانی خزائن ج ۱۸، ص ۲۳۱)

ایک اور مقام پر کہا:

''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸، روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۵۰۳)

پھر کہا:

''جس نے اچھی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالفین ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی، مثلاً یہ الہام قل اللمومنین یغضوا من ابصارھم و یحفظ فروجھم ذالک اذ کی لھم یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر ۲۳ برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی رب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔''

(اربعین نمبر ۴، ص ۶، روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۴۳۵)

تنبیہ:

یاد رہے کہ مرزائیوں سے جو ہم مسلمانوں کے بڑے بڑے اختلافات ہیں یہ مسئلہ ختم نبوت ان میں سرفہرست ہے اور اہم مسئلہ ہے۔

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اشاعت دین کو مکمل کر دیا ہے:

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جو رب تعالیٰ نے ذمہ داری سونپ کر بھیجا آپ نے وہ باحسن طریقے سے پوری کی، آپ کو جو منصب عطا کیا گیا آپ نے بخوبی اس کے فرائض ادا کئے۔ آپ کو جو تبلیغ دین کی ذمہ داری سونپی گئی وہ آپ نے کامل طور پر یوں نبھائی کہ رب تعالیٰ نے خود اعلان فرما دیا۔

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ہے۔''

(کنز الایمان، مائدہ:۳)

یونہی متفق علیہ حدیث پاک میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا:

لِیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ

چاہئے کہ حاضرین (قیامت تک کے) غائبین تک پہنچا دیں۔ (کیونکہ اس دین کی تکمیل کر کے میں تو جا رہا ہوں)۔ (مسلم ج ۱، ص ۶۰، بخاری، ج ۱، ص ۱۶)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ سے اشاعت دین مکمل نہیں ہو سکی، نعوذ باللہ:

مرزا غلام قادیانی کہتا ہے:

''چونکہ آنحضرت ﷺ کا دوسرا فرض منصبی جو تکمیل اشاعت ہدایت آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بوجہ عدم وسائل اشاعت غیر ممکن تھا۔ تکمیل ہدایت دین جو آپ کے ہاتھ سے پورا ہونا چاہئے تھا اس وقت بباعث عدم وسائل پورا نہیں ہوا۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۰۱، حاشیہ، روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۲۶۳)

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ رب تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معجزہ معراج عطا فرمایا:

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ رب تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عظیم معجزہ معراج عطا فرمایا، اس کا مطلب یہ ہے کہ معراج کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیداری میں اپنے جسم عنصری کے ساتھ معراج کیا۔ پہلے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک پھر وہاں سے ساتوں آسمان اور وہاں سے عرش معلیٰ پھر آگے جہاں تک اور جیسے رب تعالیٰ نے چاہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیر کی، اور اپنے سر کی آنکھوں سے رب کا دیدار کیا۔ اس پر قرآن و حدیث کے کثیر دلائل ہیں ایک دو کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے:

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ①

"پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتو رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے اردگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔"

(کنز الایمان، بنی اسرائیل، ۱)

آیت میں مذکور الفاظ "اسریٰ بعبدہ" معراج جسمانی پر دلالت کرتے ہیں۔ کیونکہ "عبد" کا لفظ جسم مع الروح دونوں کے مجموعہ پر بولا جاتا ہے نہ کہ ان میں سے کسی ایک پر، اگر معراج فقط روحانی و منامی ہوتی تو "بعبدہ" کا لفظ نہ ہوتا بلکہ "بروحہ" کا لفظ ہوتا۔

اسی طرح کفار مکہ کا انکار کرنا بھی بذات خود معراج جسمانی کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر خواب ہی کی بات ہوتی تو وہ ہرگز انکار نہ کرتے۔ کیونکہ خواب میں تو کچھ

بھی ممکن ہوتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ جب قریش نے (واقعہ معراج کے بارے) میں تکذیب کی تو میں میزاب رحمت کے نیچے ٹھہر گیا۔

فَجَلَّى اللهُ لِي بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

''اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بیت المقدس کو ظاہر فرمایا، پھر میں نے ان کو اس کی نشانیوں کی خبر دینی شروع کی درانحالیکہ میں اس وقت بیت المقدس کی طرف دیکھ رہا تھا۔''

(بخاری ج ۱ ص ۵۴۸، مسلم، ج ۱ ص ۹۶)

مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج جسمانی نہیں ہوئی، نعوذ باللہ:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقات اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔''

(ازالہ ادہام ص ۴۷، روحانی خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ اقدس عرش اعظم سے بھی اعلیٰ ہے:

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ انور خصوصاً وہ مقدس مٹی

جو آپ کے جسم منور کے ساتھ مَس ہے وہ کل کائنات، بلکہ کعبہ اللہ بلکہ عرش اعظم سے بھی افضل ہے۔

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلَا خِلَافَ اَنَّ مَوْضِعَ قَبْرِہٖ اَفْضَلُ بُقَاعِ الْاَرْضِ

''اس بات میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کی جگہ تمام روئے زمین سے افضل ہے۔'' (شفاء شریف، ج ۲، ص ۷۵)

اس کی شرح کرتے ہوئے علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور صرف تمام روئے زمین سے ہی افضل نہیں، بلکہ تمام آسمانوں سے، عرش سے اور کعبہ سے بھی افضل ہے۔''

(نسیم الریاض ج ۳، ص ۵۳۱، ۲، ۳۲، بحوالہ شرح صحیح مسلم از علامہ غلام رسول سعیدی صاحب)

ع

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو

(اعلیٰ حضرت حدائق بخشش)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ قبر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ذلیل، تنگ حشرات الارض اور نجاست کی جگہ ہے، نعوذ باللہ:

مرزا غلام قادیانی لکھتا ہے:

''اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھپانے کیلئے ایک ایسی جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی، مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے بلا لیا۔ اب بتلاؤ محبت کس سے زیادہ ہوئی؟ عزت کس کی زیادہ؟ قرب کا مکان کس کو دیا اور پھر دوبارہ آنے کا شرف کسے بخشا؟'' (تحفہ گولڑویہ ص ۷۲، حاشیہ، روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۲۰۵)

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں کو زندہ کیا:

ہمارا عقیدہ ہے کہ رب تعالیٰ نے ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا جان مسیحا بنا کر بھیجا کہ آپ نے کروڑوں مردہ دلوں کو جلا بخشی، کئی مردہ جسموں کو جان عطا کی، بلکہ جن اشیاء میں جان نام کی شئ تک نہ تھی انہیں بھی زندہ وجاوید فرما دیا۔

واقعہ استن حنانہ، پتھروں کا کلمہ پڑھنا وغیرہ سب اس پر گواہ ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دعوت اسلام دی، اس نے کہا میں آپ کا کلمہ نہیں پڑھوں گا جب تک کہ آپ میری بیٹی کو زندہ نہ کر دیں۔

آپ نے فرمایا:

''مجھے اس کی قبر دیکھاؤ، اس نے آپ کو اپنی بیٹی کی قبر دکھائی۔''

آپ نے اس کو فرمایا:

''اے فلاں بچی!''

اس نے عرض کیا لبیک وسعدیک

آپ نے فرمایا:

''کہ تو دنیا میں واپس آنا چاہتی ہے؟''

اس نے کہا:

''اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خدا کی قسم جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا وہ میرے والدین سے بہتر ہے اور میں نے آخرت کو دنیا سے بہتر پایا۔'' (اظہار الحق ص ۴۰۳، بیروت)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی ایک مکھی بھی زندہ نہیں کی، نعوذ باللہ:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی ایک مکھی بھی زندہ نہ کی۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۷۰، حاشیہ، روحانی خزائن ج ۱۷، ص ۲۰۶)

پانچواں باب:

فریقین کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے عقائد

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے مسلمانوں کا عقیدہ:

اہلسنّت کا یہ عقیدہ ہے کہ سب کے سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل، ثقہ اور اسلام کے روشن مینار ہیں، ان سب سے رب تعالیٰ راضی اور وہ رب تعالیٰ سے راضی، ان کے متقین، صالحین، صاحبان فوز و فلاح اور جنتی ہونے کی خود قرآن گواہیاں دیتا ہے۔ ان کے ہادی ومہدی ہونے کی گواہی خدا و مصطفیٰ دونوں نے دی اور انہیں قیامت تک کہ کلمہ پڑھنے والے لوگوں کیلئے معیارِ ایمان قرار دیا۔

قرآن مجید فرماتا ہے:

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۰﴾

''تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔'' (کنز الایمان، حدید:۱۰)

پھر فرمایا:

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

''اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔'' (کنز الایمان، حشر:۲۲)

پھر فرمایا:

اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ

''ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے۔'' (کنز الایمان، بقرہ:۱۳)

سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

فَلَوْ اَنَّ اَحَدَ کُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَابَلَغَ مُدَّھُمْ وَلَا نَصِیْفَہُ۔ (ج۱،ص۵۱۸)

''اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا میں خرچ کرے تو پھر بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے ایک مد یا آدھا (جَو) خرچ کرنے کے درجے کو بھی نہیں پہنچتا۔''

فائدہ:

ساری دنیا کے سبھی صالحین ومتقین اور عبادت گزار اکھٹے ہو کر بھی کسی ایک صحابی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے۔

محدث کبیر ومفسر جلیل حضرت عبداللہ بن مبارک سے پوچھا جاتا ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا:

''قسم بخدا! یقیناً وہ غبار جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوئی وہ غبار بھی عمر بن عبدالعزیز جیسے سو افراد سے افضل ہے۔''

اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن حجر ہیتمی فرماتے ہیں: ابن مبارک رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت آپ کی زیارت اور آپ کی نگاہِ کرم کا پڑ جانا، نہ کوئی عمل اس کی برابری کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی شرف اس کے ہم پلہ ہو سکتا ہے۔ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۴۰۱، ۴۰۲)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ افضل الناس بعد الانبیاء صدیق اکبر ہیں پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہما:

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے نبوت و رسالت کے بعد سب سے بلند رتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے آپ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہے ان کے

درجے کو کسی اور کا پہنچنا تو ایک طرف جمیع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہیں پہنچتے۔

شرح عقائد مع نبراس میں ہے:

اَفۡضَلُ الۡبَشَرِ بَعۡدَ نَبِیِّنَا وَالۡاَحۡسَنُ اَنۡ یُّقَالَ بَعۡدَ الۡاَنۡبِیَاءِ...

اَبُوۡ بَکۡرِنِ الصِّدِّیۡقُ ثُمَّ عُمَرَ الۡفَارُوۡقُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُمَا۔

''ہمارے نبی کے بعد بلکہ بہتر یہ ہے کہ یوں کہا جائے سب نبیوں کے بعد سب انسانوں سے افضل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔'' (ص ۴۸۴،۴۸۶)

حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آگے چل رہا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے چل رہا ہے؟ حالانکہ سورج کسی ایسے پر نہ طلوع ہوا اور نہ غروب جو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے افضل ہو سوائے انبیاء ومرسلین کے۔

(فضائل خلفاء الراشدین از امام ابونعیم اصفہانی، ترجمہ علامہ غلام مصطفیٰ نوری صاحب ص ۱۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

عُمَرُ بۡنُ الۡخَطَّابِ سِرَاجُ اَهۡلِ الۡجَنَّةِ

''یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اہل جنت کا چراغ ہے۔''

(ریاض النضرہ ج ۲، ص ۳۱۱)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ''مرزا غلام قادیانی'' کی جوتیوں کا تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے، نعوذ باللہ:

مرزا غلام قادیانی کے نام نہاد پیروکار کہتے ہیں:

''ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت (مرزا) غلام احمد (قادیانی) کی

جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔''

(ماہنامہ مہدی ش ۲ / ۳، جنوری فروری ۱۹۱۵ء، ص ۵۷)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول کی محبت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت سے مشروط ہے:

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ جو چوتھے خلیفہ راشد صاحب فضائل کثیرہ ذوالمناقب جلیلہ حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے سے ہی رب اور رسول کی محبت میسر آتی ہے، آپ کی اطاعت کرنے والا ہی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا ہوتا ہے۔''

سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنۡ كُنۡتُ مَوۡلَاهُ فَهٰذَا وَلِيُّهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنۡ وَالَاهُ وَعَادِ مَنۡ عَادَاهُ

''جس کا میں محبوب ہوں اس کا یہ (علی) محبوب ہے، اے اللہ! جو اس کو دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ، جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔'' (مستدرک ج ۴، ص ۷۲)

پھر فرمایا:

مَنۡ اَطَاعَنِي فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنۡ عَصَانِي فَقَدۡ عَصَى اللّٰهَ وَمَنۡ اَطَاعَ عَلِيًّا فَقَدۡ اَطَاعَنِي وَمَنۡ عَصَى عَلِيًّا فَقَدۡ عَصَانِي

''جس نے میری اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے بلاشبہ اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے علی کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے علی کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔''

(ایضاً، ص:۸۸)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت علی ''مردہ'' ہو چکے انہیں چھوڑ دینا چاہئے، نعوذ باللہ:

مرزا قادیانی خود کہتا ہے:

''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو، اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔'' (ملفوظات احمدیہ ج۱ص۴۰۰)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ دنیا میں علی رضی اللہ عنہ فقط ایک ہی ہے، کوئی دوسرا بعینہٖ علی یا علی جیسا نہیں ہوسکتا:

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ دنیا میں ''علی'' فقط ایک ہی ہستی کا نام ہے جن کا نام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے، کوئی دوسرا علی نہیں بن سکتا۔

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی بعینہٖ علی ہے:

مرزا کہتا ہے:

''رویا دیکھا دیکھتا ہوں کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن گیا ہوں۔ خواب میں معلوم کرتا ہوں کہ وہی ہوں۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۱۸، روحانی خزائن ج ۵،ص ۲۱۸)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اپنی ذات وصفات میں منفرد ہیں کوئی دوسرا انکا ہم پلہ نہیں ہوسکتا:

اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی عطا سے جو عظمت و رفعت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو ملی دنیا کائنات کا کوئی دوسرا فرد اس میں نہ شریک ہوسکتا ہے نہ مثل، سرکار اقدس فرماتے ہیں:

''حسن اور حسین دونوں میرے بیٹے ہیں جس نے ان سے محبت کی

اس نے مجھ سے محبت کی جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ محبت کرتا ہے اور جس سے رب نے محبت کی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا، اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے مجھ سے بغض رکھا اس سے اللہ ناراض ہوتا ہے اور جس سے اللہ ناراض ہے۔ وہ اس کو دوزخ میں ڈالے گا۔"

(مستدرک ج ۴، ص ۱۵۶)

پھر فرمایا:

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَبُوْ هُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا

"حسن اور حسین دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہیں لیکن ان کا باپ ان سے افضل ہے۔" (ایضاً، ص ۱۵۷)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ "مرزا قادیانی" حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے برتر و افضل ہے، نعوذ باللہ:

مرزا غلام قادیانی کہتا ہے:

"اور انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں (میں مرزا ان سے اچھا ہوں) اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔"

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح ص ۵۳، روحانی خزائن ج ۱۹، ص ۱۶۴)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کا ذکر کرنا گندگی کا ڈھیر ہے اور اسلام پر مصیبت ہے نعوذ باللہ:

مرزا لکھتا ہے:

"پس (حسین اور حسن کا ذکر کرنا) اسلام پر ایک مصیبت ہے، کستوری

کی خوشبو (مرزا) کے پاس گونہہ (گندگی) کا ڈھیر ہے۔"

(ایضاً ص ۸۲، ایضاً، ص ۱۹۴)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ جیسے سوسو افراد ہر وقت "مرزا غلام قادیانی" کی جیب میں ہوتے، نعوذ باللہ:

مرزا کہتا ہے:

کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

"میری ہر سیر ہر گھڑی ہی کربلا ہے اور ہر وقت حسین جیسے سوسو افراد میری جیب میں ہوتے ہیں۔"

(نزول المسیح ص ۹۹، روحانی خزائن، ج ۱۸، ص ۴۷۷)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مضبوط ترین حافظے کے مالک اور دس ہزار حدیثوں کے راوی ہیں:

اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیئے ہوئے قوی تر حافظے کے مالک اور دس ہزار حدیثوں کے راوی ہیں۔

صحیح بخاری میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہِ رسالت مآب میں عرض کیا یا رسول اللہ!:

"میں آپ سے احادیث سنتا ہوں مگر ان میں سے اکثر بھول جاتا ہوں۔ (کرم فرمایئے)"

آپ نے فرمایا:

اُبْسُطْ رِدَاءَكَ

"اپنی چادر بچھاؤ۔"

پس میں نے اپنی چادر بچھائی

فَغَرَفَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّ فَضَمَمْتُهُ

''تو آپ نے اپنے ہاتھوں سے بھر کر ڈالا، پھر فرمایا اسے سینے سے لگا لو، پس میں نے سینے سے لگا لیا۔''

فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدُ

''تو اس کے بعد (عمر بھر) میں کبھی بھی کچھ نہ بھولا۔'' (ج ا،ص ۲۲)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ضعیف حافظے والے کند ذہن تھے، نعوذ باللہ:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو غبی تھا اور درائت اچھی نہیں رکھتا تھا۔''

(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح ص ۱۸، روحانی خزائن ج ۱۹، ص ۱۲۷)

ایک اور مقام پہ لکھا:

''اکثر باتوں میں ابو ہریرہ بوجہ اپنی شاذ گی اور کمی روایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ جایا کرتا تھا ایسے الٹے معنی کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی۔'' (حقیقۃ الوحی ص ۳۴، روحانی خزائن ج ۲۲، ص ۳۶)

پھر کہا:

''جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہئے کہ ابو ہریرہ کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۳۵، روحانی خزائن ج ۲۱، ص ۴۱۰)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بہت بلند رتبہ و جلیل القدر صحابی تھے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی شرافت و عزت کیلئے اتنا کافی ہے کہ آپ

بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے "صحابی" ہیں، مع ہذا آپ کے دیگر بھی بے شمار فضائل ہیں، چند اک ملاحظہ ہوں:

اسد الغابہ میں ہے:

"آپ نے دونوں ہجرتیں کی یعنی حبشہ کی طرف بھی اور مدینہ پاک کی طرف بھی، آپ نے دونوں قبیلوں کی طرف نماز بھی پڑھی، جنگ بدر، احد، خندق، بیعت رضوان حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں جنگوں میں شرکت کی، بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جنگ یرموک میں بھی شامل ہوئے، آپ کے جنتی ہونے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہی دی۔" (اسد الغابہ، ج ۳، ص ۳۸۳)

"آپ ہی وہ خوش نصیب ہیں جن سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود سورہ نساء سننے کی خواہش فرمائی تھی۔" (خلاصہ ایضاً ص ۳۸۴)

الاصابہ میں ہے کہ:

"آپ نے فتوح شام میں بھی شرکت فرمائی تھی، آپ کو کوفہ کی جانب حضرت عمر پاک نے بھیجا تاکہ انہیں دینی امور سکھائیں پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کو کوفے کا امیر مقرر فرمایا۔"

(ج ۲، ص ۱۱۲۴، مکتبہ معروفیہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لَرَجُلٌ عَبْدُ اللّٰهِ اَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ مِنْ اُحُدٍ

"عبداللہ بن مسعود ایسا شخص ہے جس کا (یعنی اعمال صالحہ کا) وزن میزان میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ ہے۔" (اصابہ ج ۲، ص ۱۱۲۴)

مرزائیوں کے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک معمولی انسان تھے، نعوذ باللہ:

مرزا غلام قادیانی لکھتا ہے:

''حق بات یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۵۹۷، روحانی خزائن ج ۳،ص ۴۲۲)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی شخص بھی صحابی نہیں بن سکتا:

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی صحابی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ یہ رتبہ فقط حالت ایمان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت و زیارت سے میسر آتا ہے، اس کی وضاحت کیلئے صحابی کی تعریف نقل کی جاتی ہے۔

مفسر قرآن شارح بخاری و مسلم علامہ غلام رسول سعیدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں آپ پر ایمان لایا اور اس نے آپ کی حیات ظاہری میں آپ کی صحبت اختیار کی بایں طور کہ آپ کو دیکھا یا آپ کی گفتگو سنی یا آپ کے ساتھ سفر یا حضر کی مجلس میں رہا خواہ یہ صحبت ایک لحظہ کی ہو اور وہ شخص ایمان پر ہی تادم مرگ قائم رہا حتیٰ کہ حالت ایمان میں اس کو موت آئی ہو، وہ شخص صحابی ہے۔''

(شرح صحیح مسلم ج ۶،ص ۸۶۱)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی کے پیروکار بھی صحابہ ہیں، نعوذ باللہ:

مرزا غلام قادیانی کہتا ہے:

''پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔''

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱، روحانی خزائن ج ۱۶،ص ۲۵۸)

چھٹا باب:

فریقین کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے عقائد

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بمع جسم شریف زندہ آسمانوں میں اٹھالیا:

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ سولی دی گئی اور نہ آپ کی وفات واقع ہوئی، بلکہ رب تعالیٰ نے آپ کو اسی طرح بمع جسم شریف کے آپ کو زندہ آسمانوں میں اٹھالیا۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ اٹھا لیا جانا قطعی یقینی اور اجماعی مسئلہ ہے، اس پر ساری امت کا اتفاق ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ

''اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہلاک کرنے کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔''

(کنز الایمان، العمران:۵۴)

روح المعانی میں ہے:

وَمَكَرَ اللّٰهُ بِأَنْ اَلْقٰى شِبْهَهُ عَلَيْهِ السَّلَام عَلٰى غَيْرِ فَصُلِبَ وَرُفِعَهُ اِلَيْهِ

''اللہ تعالیٰ نے خفیہ تدبیر فرمائی یعنی ایک اور شخص کو آپ کے مشابہ کر دیا جسے سولی دے دی گئی اور عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھالیا گیا۔''

(ج ۲،ص ۱۷۷)

قرآن مجید میں ہے:

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ

''یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا۔''

(کنز الایمان، العمران:۵۵)

تنبیہ:

یہاں پر مرزائی حضرات دھوکہ دینے کیلئے لفظ ''متوفیک'' کا ترجمہ کرتے ہیں کہ ''میں تجھے موت دینے والا ہوں'' جو کہ عقل ونقل دونوں کے خلاف ہے، اس لئے کہ علم معانی کا یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی لفظ کا ایک حقیقی معنی ہو اور دوسرا مجازی معنی ہو تو حقیقی معنی کو ہی ترجیح حاصل ہوتی ہے یعنی حقیقی معنی ہی مراد لیا جاتا ہے، ہاں اگر کوئی قرینہ پائے جائے جس کی وجہ سے حقیقی معنی لینا متعذر ہو تو اب حقیقی معنی چھوڑ کر مجازی لیا جا سکتا ہے۔

اب لفظ ''توفی'' کے معنی پر غور کریں کہ اس کا حقیقی معنی پورا پورا لینا۔

صاحب تاج العروس ''وَفی'' کی تحقیق میں فرماتے ہیں:

وَتَوَفَّاهُ لَمْ يَدَعْ مِنْهُ شَيْئًا

''یعنی پورے کا پورا لے لیا اور اس سے کوئی چیز نہ رہنے دی۔''

یہ تو تھا اس کا حقیقی معنی، ہاں یہ لفظ کبھی کبھی مجازی طور پر ''موت'' کے معنی میں بھی آتا ہے۔

تاج العروس میں ہے:

وَمِنَ الْمَجَازِ اَدْرَكَهُ الْوَفَاةُ اَيِ الْمُوْتُ

''اور اس کا مجازی معنی ہے کہ اسے موت نے آلیا۔''

قارئین آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ ایک لفظ کا حقیقی معنی بغیر کسی قرینہ صارفہ کے چھوڑ کر مجازی معنی لینے پر اصرار کرنا کس قدر ہٹ دھرمی ہے اور قرآن کے ساتھ سینہ زوری ہے۔

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں، نعوذ باللہ:

مرزا غلام قادیانی لکھتا ہے:

''یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔''

(روحانی خزائن، ج ۳، ص ۳۵۳، ازالہ اوہام حصہ دوم، ص ۴۷۳)

پھر ایک اور مقام پر لکھا:

''تو بہرحال ماننا پڑا کہ حضرت عیسیٰ بھی وفات پا گئے ہیں۔''

(روحانی خزائن ج ۸،ص ۲۹۶، اتمام الحجۃ ص ۱۸)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے اور آپ کے تشریف لانے کے حوالے سے کئی احادیث میں صراحت موجود ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے:

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيُوْشَكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُفِيْضُ الْمَالَ حَتّٰى لَا يَقْبَلُ اَحَدٌ حَتّٰى لَا يَقْبَلُ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ سَجْدَةٌ وَّاحِدَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام تم میں حاکم اور عادل بن کر اتریں گے صلیب کو توڑ ڈالیں گے، جزیہ کا حکم ختم کر دیں گے، آپ لوگوں کو مال عطا کریں گے، کوئی قبول کرنے والا نہیں ہوگا۔ اس وقت کا ایک سجدہ دنیا اور دنیا کے مال و متاع سے افضل ہوگا۔''

(بخاری و مسلم، مشکوٰۃ ص ۴۷۹)

''ابو داؤد شریف میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی مشرقی جانب سفید منارہ پر اتریں گے۔'' (ج ۲،ص ۲۳۷)

پھر فرمایا:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہونگے یوں لگے گا جیسے ان کے سر انور سے پانی کے قطرے چمک رہے ہیں حالانکہ وہاں کوئی تری نہیں ہو گی لوگوں سے اسلام پر لڑیں گے۔ اس وقت سارے دین ختم ہو جائیں گے صرف اسلام باقی رہے گا۔ جزیہ ختم کر دیں گے۔''

(ایضاً، ج۲،ص۲۳۸)

اسی عنوان کی درجنوں احادیث میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کی وضاحت کی گئی ہے۔

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول نہیں ہوگا:

مرزا غلام قادیانی کہتا ہے:

نحن مناظرون فی امر نزول المسیح من السماء ولا نسلم أنه ثابت من الکتاب والسنة

''یعنی ہم عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کے بارے مناظرہ کرنے کو تیار ہیں اور ہم یہ تسلیم ہی نہیں کرتے کہ یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔'' (ترجمہ از راقم)

(روحانی خزائن ج۸،ص۲۰۴، حمامۃ البشریٰ،ص۲۰۶)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دوبارہ تشریف لائیں گے تو وصال کے بعد ان کی قبر گنبد خضراء کے اندر بنے گی:

حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَنْزِلُ عِيْسٰى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهُ وَيَمْكُثُ خَمْسٌ وَأَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ فِيْ قَبْرِيْ فَأَقُوْمُ أَنَا وَعِيْسٰى بْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ

''یعنی عیسیٰ بن مریم زمین پر اتریں گے، پھر شادی کریں گے اور آپ

کی اولاد ہوگی اور پنتالیس برس ٹھہریں گے پھر آپ فوت ہونگے، پھر میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن ہونگے، میں اور عیسیٰ ایک ہی مقبرہ سے اٹھیں گے، یہاں تک کہ ابوبکر اور عمر کے درمیان میں ہونگے۔'' (رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء مشکوٰۃ،ص ۲۸۱)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے اور ان کی قبر سرینگر کشمیر میں ہے، نعوذ باللہ:

مرزا غلام قادیانی من گھڑت کہانی بنا کر کہتا ہے:

''ہم عیسیٰ کی قبر پر مطلع ہوئے جو کہ خطہ پنجاب کے قریب سرینگر کشمیر میں واقع ہے اور یہ بات ہمارے لئے دلائل سے ثابت ہو چکی ہے کہ یہ قبر عیسیٰ ہی کی قبر ہے۔'' (روحانی خزائن ج ۱۹،ص ۲۹۹،مواہب الرحمٰن ص ۸۰)

پھر ازالہ اوہام ص ۴۷۲ پر لکھا:

''یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔

(مندرجہ روحانی خزائن ج ۳،ص ۳۵۳)

ایک اور مقام پر لکھا:

''اور لطف تو یہ کہ حضرت عیسیٰ کی بھی بلاد شام میں قبر موجود ہے۔''

(روحانی خزائن ج ۸،ص ۲۸۶، اتمام الحجہ ص ۱۸)

نوٹ:

قارئین کرام! مرزا کی یہ عبارات قرآن و حدیث کے مخالف تو ہیں ہی ذرا ان میں تضاد ملاحظہ ہو پہلے یہ کہا کہ ان کی قبر کشمیر میں ہے، پھر گلیل کا کہا، پھر ملک شام کا کہا۔

ع

دروغ گو را حافظہ نباشد

مرزا غلام قادیانی کے کثیر تعداد میں جھوٹ، تضاد بیان، جھوٹی پیشگوئیاں دیکھنے کیلئے فقیر کی کتاب ''امیر کاذباں مرزائے قادیاں'' کا مطالعہ از حد مفید رہے گا۔

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں اور وہی دوبارہ تشریف لائی گے:

مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ مقرب بندۂ خدا ہیں جو حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں جو بن باپ کے پیدا ہوئے بڑے عظمتوں کے مالک اور صاحب کتاب نبی ہوئے، آپ کو زندہ ہی آسمانوں پر اٹھا لیا گیا اور قرب قیامت بعینہٖ آپ ہی دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے، جیسا کہ ابھی ابھی کچھ احادیث نقل کی گئی۔

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ''مرزا قادیانی'' ہی مسیح موعود عیسیٰ ہے، نعوذ باللہ:

مرزا غلام قادیانی لکھتا ہے:

''مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے (مرزا قادیانی) چاہے تو قبول کرو۔'' (روحانی خزائن ج ۳، ص ۱۰، فتح اسلام ص ۱۵، حاشیہ)

پھر تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۸ میں کہا:

''میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔''

(مندرج روحانی خزائن، ج ۱۷، ص ۲۹۵)

حقیقی مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ''مرزا غلام قادیانی'' میں فرق:

اب ہم اختصار کے ساتھ چند ان امور کی نشاندہی کرتے ہیں جو حقیقی مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا غلام قادیانی میں فرق کر دینے والے ہیں۔ ان کو پڑھ کر ہر عامی شخص بھی سمجھ جائے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک الگ ذات کا نام ہے اور مرزا غلام قادیانی الگ شخص کا نام ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا غلام قادیانی کے مابین تقابلی جائزہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام ہے حضرت مریم رضی اللہ عنہا:	مرزا کی ماں کا نام ہے چراغ بی بی
آپ بن باپ کے پیدا ہوئے	مرزے کے باپ کا نام ہے غلام مرتضیٰ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس کے قریب پیدا ہوئے۔	مرزا ہندوستان کے ضلع گرداس پور کے گاؤں قادیان میں پیدا ہوا۔
آپ زندہ آسمانوں پر اٹھائے گئے۔	جبکہ مرزا کے لئے ایسا کچھ ثابت نہیں۔ (مرزا زندہ لیٹرین گیا اور مردہ اٹھایا گیا)
آپ دوبارہ تشریف لائیں گے تو بعینہٖ عمر پوری کر کے آپ کی قبر گنبد خضراء میں بنے گی۔	جبکہ مرزا قادیان میں مدفون ہو چکا
آپ تشریف لا کر عدل و انصاف کے ساتھ حکومت فرمائیں گے۔	جبکہ مرزا انگریز حکومت کا خود کاشتہ پودا تھا اور کاسہ لیس تھا۔
صلیب توڑ دیں گے عیسائیت مٹ جائے گی کہیں نظر نہیں آئے گی	جبکہ عیسائیت نہ مرزا کی زندگی میں ختم ہوئی نہ ابھی تک ہوئی۔نہ ہی صلیب ٹوٹی
خنزیر قتل ہو جائیں گے ان کا کہیں نام و نشان نہیں ملے گا۔	نہ یہ مرزا کی زندگی میں ختم ہوئے نہ آج تک ختم ہوئے۔
آپ کے دور اقدس میں جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔	ادھر حال یہ ہے کہ مرزا کی زندگی سے لے کر آج تک لاتعداد ہو چکی۔
ہر انسان کے دل میں خوفِ خدا اتنا ہو گا کہ اس کی نظر میں ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو گا۔	جبکہ مرزا کی زندگی سے لے کر آج تک یہ دور نہ آیا

مال کی اس قدر کثرت ہو گی کہ کوئی غریب نہ رہے گا نہ ہی کوئی قبول کرنے والا ملے گا۔	جبکہ مرزا کی زندگی سے لے کر آج تک یہ دور نہ آیا۔
آپ کا نزول دمشق کی جامع مسجد کے مینار سے ہو گا۔	مرزا عمر بھر دمشق نہ جا سکا
آپ نے اپنے ہاتھوں سے کوئی کتاب نہ لکھی بلکہ آپ کو رب تعالیٰ کی جانب ہی الہامی کتاب انجیل ملی۔	جبکہ مرزا نے ۸۰ سے زائد کتابیں لکھیں۔
آپ نے شادی نہ کی	جبکہ مرزے نے شادی بھی کی اس کے بچے بھی ہوئے۔
آپ نے اپنا کوئی گھر نہ بنایا۔	جبکہ مرزا خوب عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتا رہا۔
آپ حرمین طیبین جائیں گے ان کی زیارت کریں گے۔	جبکہ مرزا کو اس کی توفیق نہ مل سکی۔
آپ مقام ''لد'' میں دجال کو قتل کریں گے۔	مرزا نہ ''لد'' جا سکا نہ اسے قتل کر سکا۔
آپ گنبد خضراء پہ حاضر ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام پیش کریں گے۔	مرزا کو عمر بھر مدینہ طیبہ ہی جانا نصیب نہ ہو سکا۔

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا غلام قادیانی کی ذات و صفات وغیرہ میں ارض و سما کے بعد سے بھی زیادہ بعد اور فرق ہے۔ مگر حیرت ہے کہ مرزا صاحب کو پھر بھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ہے اور اس سے کہیں بڑھ کر ان لوگوں پہ حیرت ہے جو اس قدر غلط بیانی کے باوجود بھی اسے مانتے ہیں۔

ساتواں باب:

فریقین کے حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے عقائد

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام ہمارے نبی کے ہم نام ہونگے، اوران کے والدین کے نام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں جیسے ہونگے:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمَهْدِیُّ یُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِی وَاسْمُ اَبِیْهِ اِسْمُ اَبِیْ

''مہدی کا نام میرے نام کے موافق ہوگا (یعنی اس کا نام بھی محمد ہو گا) اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہو گا (یعنی عبداللہ)'' (الفتن ص ۲۸۹، از امام حافظ نعیم بن حماد متوفی ۲۲۹ھ)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان وآل سے ہونگے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمَهْدِیُّ مِنَّا اَهْلِ الْبَیْتِ

''یعنی مہدی ہم اہل بیت سے ہوگا۔'' (الفتن ص ۲۹۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِیْ اَوْ قَالَ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ

''کہ وہ میری عترت سے ایک آدمی ہوگا یا فرمایا میری اہلبیت سے ہو گا۔'' (ایضاً ص ۲۹۰)

ایک حدیث پاک میں فرمایا:

مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ

''یعنی وہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔'' (ایضاً)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی جائے پیدائش مدینہ منورہ اور جائے ہجرت بیت المقدس ہوگی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

اَلْمَھْدِیُّ مَوْلِدُہٗ بِالْمَدِیْنَةِ مِنْ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ ﷺ وَاِسْمُہٗ اِسْمُ اَبِیْ وَمُھَاجَرُہٗ بَیْتُ الْمُقَدَّسِ

''مہدی علیہ السلام کی پیدائش مدینہ منورہ میں اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو گی اور ان کا نام میرے نام پر ہوگا اور اس کی ہجرت گاہ بیت المقدس ہوگی۔'' (ایضاً ص ۲۸۸)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سارے عرب کے مالک ہونگے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِیُ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ

''دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک کہ میری اہل بیت میں سے ایک شخص سارے عرب کا مالک نہ بن جائے، اس کا نام میرے نام پر ہوگا۔''

(ترمذی، ابوداؤد، المستند ص ۴۹ از علامہ غلام رسول قاسمی صاحب)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امامت فرمائیں گے:

احادیث میں اس بات کو بڑی صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد میں تشریف لائیں گے تو نماز کا ٹائم ہوگا، وہاں موجود حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہیں گے کہ آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں۔ مگر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے امام تمہیں میں سے ہوگا، پھر حضرت مہدی علیہ السلام جماعت کروائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہی کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔

امام نعیم رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''مہدی اس امت سے ہوگا اور وہ عیسیٰ بن مریم کی امامت کرے گا۔'' (الفتن ص ۲۹۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ قیامت تک حق پر لڑتا رہے گا۔

(پھر) فرمایا:

فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُ هُمْ تَعَالِ صَلِّ لَنَا. فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ

''پس عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں گے، مسلمانوں کا امیر انہیں کہے گا آگے آئیں اور ہمیں نماز پڑھائیں، وہ فرمائیں گے نہیں بلکہ تم ہی ایک دوسرے کے امیر ہو (یعنی تمہارا امیر ہی تم کو نماز پڑھائے گا) بوجہ رب تعالیٰ کے اس امت کو فضیلت دینے کے۔'' (صحیح مسلم، المستند ص ۷۶)

مرزائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ''مرزا غلام قادیانی'' ہی امام مہدی ہے، نعوذ باللہ:

مرزا غلام قادیانی لکھتا ہے:

''اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا۔ جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس ۱۳۰۰ برس پہلے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی۔ وہ میں ہی ہوں۔''

(روحانی خزائن ج ۲۰، ص ۳، ۴، تذکرۃ الشہادتین، ۲، ۳)

پھر کہا:

''خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے۔''

(روحانی خزائن ج ۸، ص ۲۷۵، اتمام الحجۃ ص ۳)

حضرت امام مہدی علیہ السلام اور مرزا غلام قادیانی کے مابین تقابلی جائزہ:

حضرت امام مہدی علیہ السلام	مرزا غلام قادیانی
آپ کا نام محمد ہوگا	مرزے کا نام غلام احمد ہے
آپ کے والد کا نام عبداللہ ہوگا	مرزے کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ ہے
آپ کی والدہ کا نام آمنہ ہوگا	مرزے کی ماں کا نام ہے چراغ بی بی
آپ سرکار علیہ السلام کی آل سے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے سیدزادے ہونگے۔	جبکہ مرزا ''برلاس مغل'' قوم سے تھا۔
آپ کی جائے ولادت مدینہ طیبہ ہوگی۔	جبکہ مرزا ہندوستان کے گاؤں قادیان میں پیدا ہوا۔
آپ کی جائے ہجرت بیت المقدس ہو گی۔	جبکہ مرزا عمر بھر نہ مدینہ طیبہ جا سکا نہ ہی بیت المقدس۔
آپ سارے عرب کے مالک ہونگے۔	جبکہ مرزے کو عرب کی ہوا تک بھی ہیں لگی۔
آپ دمشق کی جامع مسجد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امامت فرمائیں گے۔	جبکہ مرزے کو عمر بھر دمشق جانا نصیب نہ ہوا اگلی باتیں تو بہت دور کی ہیں۔
آپ کا عمل بے عیب ہوگا۔	جبکہ مرزے کے جسم وفکر اور تعلیمات میں لاتعداد عیوب ہیں۔

آپ مدینہ طیبہ سے مکہ پاک آئیں گے تا کہ لوگ میری بیعت نہ کریں، پھر آپ کعبے کا طواف کر رہے ہونگے اور حجر اسود کا بوسہ لیں گے تو شام کے ابدال انہیں پہچان لیں گے اور ان کی بیعت کریں گے۔	جبکہ مرزا کو عمر بھر کعبۃ اللہ دیکھنا نصیب نہ ہوا، چہ جائے کہ کچھ اور ہو۔
آپ کا ظہور تب ہو گا جب اسلامی حکومت بالکل ختم ہو جائے گی۔	جبکہ بالکلیہ اسلامی حکومت کا دنیا سے ختم ہونا مرزا کی زندگی سے لے کر آج تک نہ ہوا۔
آپ کی حکومت ایک برس تک رہے گی، پھر کم و بیش ۴۵ برس تک عیسیٰ علیہ السلام حکومت کریں گے۔	حکومت کا ملنا تو دور کی بات مرزا کو تو کسی حکومت میں ادنیٰ مشیر کی حیثیت بھی نہ حاصل ہو سکی۔

قارئین کرام!

اس مختصر سے تقابلی جائزہ سے آپ نے غور کیا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اور مرزا غلام قادیانی میں مشرق و مغرب کے مابین مسافت سے بھی کہیں زیادہ بُعد اور دوری ہے۔ پھر مقام حیرانگی ہے کہ مرزا صاحب نے اس سب کے باوجود بھی مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کر ڈالا۔

اور حیرت بھی ورطۂ حیرت میں گم ہے ان لوگوں کی فکر کی وجہ سے جو پھر بھی مرزے کو اپنا رہنما مانتے ہیں۔

❁❁❁

دعوت فکر:

مرزائیوں کے بارے نرم گوشہ اور خوش خیالی رکھنے والے بعض کم علم مسلمانوں کو ہم دعوت فکر دیتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ خدارا قبر وحشر کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور خوف خدا وشرم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دل میں جگہ دیتے ہوئے۔ مذہب مہذب دین اسلام کی تعلیمات وعقائد اور مذہب باطل ''مرزائیت'' کے نظریات وعملیات کا موازنہ کر کے بتائیں کہ کیا ایسے عقائد رکھنے والا شخص مسلمان کہلانے کا حقدار ہوسکتا ہے؟ کیا ایسی فکر لے کر مرنے والے کیلئے مغفرت کی امید کی جاسکتی ہے؟

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔

کیونکہ نعوذ باللہ خدا ہونے کا دعویٰ کرنا۔

یا ''خدا کی مثل ہونے کا دعویٰ کرنا۔''

یا ''رب تعالیٰ کا باپ ہونے کا دعویٰ کرنا''

یا ''رب تعالیٰ کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرنا''

یا ''رب تعالیٰ کو اپنا مطیع قرار دینا'' وغیرہ۔

ایسے جملہ اقوال وعقائد بذات خود کفر و ارتداد اور شرک کا مجموعہ ہیں اور شرک کے بارے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۱۱۶﴾

''اللہ اسے نہیں بخشے گا کہ اسکا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔''

(کنز الایمان، نسا: ۱۱۶)

یہ سب عقائد مذہب ''مرزائیت'' کے بانی ومبانی ''مرزا غلام قادیانی'' اور اس کے پیروکاروں کے ہیں۔

پھر یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ انبیاء و رسولان کرام رب تعالیٰ کے وہ

بندگانِ مقرب ہیں جو اپنے اپنے زمانے کے سب لوگوں سے ہر لحاظ سے افضل و اعلیٰ ہوتے ہیں۔ کوئی غیر نبی، نبی کے رتبے کو قطعاً نہیں پہنچ سکتا، اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے یا نبی سے افضل ہونے کا دعویٰ کرے یا ان میں سے کسی کی توہین کرے ہر صورت بالاتفاق وہ کافر و مرتد ہوگا اور دائمی عذاب کا مستحق ٹھہرے گا۔

درالاحکام میں ہے:

اِذَا سَبَّهٗ ﷺ اَوْ وَاحِدًا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ صَلٰوةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ مُسْلِمٌ، فَلَا تَوْبَةَ لَهٗ اَصْلًا وَاَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ اِنَّ شَاتِمَهٗ كَافِرٌ وَمَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ كَفَرَ

''یعنی اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی کرے، اسے ہرگز معافی نہ دیں گے، اور تمام علماء امت مرحومہ کا اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ قدیم جلد ۶، ص ۳۷)

مقام نبوت کی ایسی نزاکت و رفعت اللہ اکبر!

اور ادھر حال یہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے نہ صرف نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ خود کو انبیاء سے افضل کہا۔ بلکہ خود کو سب انبیاء کا مجموعہ قرار دیا۔ بلکہ خود کو مسجود الملائکہ قرار دیا۔ بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زانی خون کی پیداوار کہا، انہیں جھوٹا کہا، ان کے معجزات کا انکار کیا، انہیں چور کہا نیز انہیں جی بھر کا گالیاں دیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کیا آپ کے معجزات کا انکار کیا، آپ کے روضۂ اقدس کی توہین، وغیرہ وغیرہ۔

اب آپ بتائیں کہ مرزا اور اس کے پیروکار جو ان عقائد کے حامل ہیں، وہ امت مسلمہ کا حصہ کہلانے کے حقدار ہیں؟ ان میں ذرا بھر بھی اسلام نام کی کوئی رمق موجود ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

اس پر بھی غور کیا جائے کہ قرآن مجید کی توہین کرنا یا اس میں کمی وبیشی کا

عقیدہ رکھنا بھی کفر وارتداد ہے۔

علماء فرماتے ہیں:

''جو شخص قرآن مجید میں زیادت یا نقص یا تبدیلی کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل مانے یا اسے متحمل جانے بالاجماع کافر مرتد ہے کہ صراحتاً قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ جدید ج ۱۴، ص ۲۵۹)

ادھر حال یہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے قرآن مجید کو کلام الٰہی منزل بر محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماننے سے انکار کرتے ہوئے اسے اپنے منہ کی باتیں قرار دیا۔ اسے قادیان میں نازل ہونے والا قرار دیا۔ اس کے خود پہ دوبارہ نازل ہونے والا قرار دیا، اس میں کمی ہونا قرار دیا، اور کھل کر اس کی بھی توہین کی، اب آپ اپنے ضمیر سے پوچھ کر بتائیں کے مرزا یا اس کے متبعین کو کسی بھی لحاظ سے مسلمان کہا جا سکتا ہے؟

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔

ادھر بھی توجہ ہو کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ نفوس قدسیہ ہیں جنہوں نے فیض قرآن براہِ راست صاحب قرآن سے حاصل کیا، دین اسلام پر عمل درآمدگی اور اس کی خدمات کے لئے اس قدر قربانیاں پیش کی کہ خدا و مصطفیٰ عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دنیا کے اندر ہی اپنی رضا اور جنت کے سرٹیفکیٹ عطا کر دیئے اب قیامت کی صبح تک کوئی غیر صحابی اکیلا ہو یا ساری کائنات مل کر بھی صحابہ کی گردِ راہ کو نہیں پا سکتی۔

یہی وجہ ہے کہ ان کی ادنیٰ گستاخی و بے ادبی بھی انسان کو ضلالت و ذلالت کی اندھیر نگری میں دھکیل دیتی ہے۔ بلکہ فقہاء کرام نے تو شیخین صحابہ یعنی حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی توہین کرنا کفر قرار دیا ہے۔

ملاحظہ ہو:

اِنْ کَانَ یَسُبُّ الشَّیْخَیْنِ وَیَلْعَنُھُمَا (والعیاذ باللہ تعالیٰ) فَھُوَ کَافِرٌ

''(یعنی اگر کوئی) شیخین کو معاذ اللہ برا کہے کافر ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱۴، ص ۲۵۱)

ادھر مرزا غلام قادیانی اور اس کے ماننے والے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی

توہین بھی جی بھر کے کرتے ہیں اور گستاخیاں بھی۔

کبھی حضرت علی پاک کی گستاخی، کبھی حضرات حسنین کریمین کی توہین، کبھی حضرت ابن مسعود کی ہانت اور کبھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی گستاخی کرتے ہیں، بلکہ حد تو یہ ہے شیخین صحابہ کے بارے یہاں تک کہہ دیا کہ وہ مرزا کی جوتی کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہیں۔ معاذ اللہ۔

بتاؤ کس قلب سلیم اور زبان صدق سے انہیں مسلمان کہو گے؟ وہ مسلم نہیں ہیں، ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

یہ بات بھی یاد رہے کہ مرزا صاحب نے ہر قسم کا دعویٰ کیا اور خدا تعالیٰ سے لے کر اللہ کے سب انبیاء و رسل اور اولیاء کی گستاخیاں کرنے میں انتہاء کر دی۔ اب بھی انہیں مسلمان کہو گے؟

اب بھی ان کے بارے نرم گوشہ رکھو گے؟

اب بھی ان کے بارے خوش خیالی رکھو گے؟

خدارا اجتناب، خدارا اجتناب، خدارا اجتناب،

اور اگر پھر بھی باز نہ آئے تو یاد رکھنا سرکار علیہ السلام فرما گئے ہیں:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

''جو کوئی کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے۔''

مَنْ تَسَوَّدَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

''جو کوئی کسی قوم کا حصہ بنے وہ انہیں میں سے ہے۔''

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

''انسان اسی کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ وہ پیار کرتا ہو گا۔''

میرے عزیز!

''آخر مرنا ہے، آخر قبر میں پہنچنا ہے، آخر قیامت کو اللہ اور اس کی بار گاہ میں حاضر ہونا ہے۔''

سوچ سوچ وہاں پر کیا جواب دے گا؟؟؟

مرزائیوں کو دعوتِ ایمان:

آخر میں راقم الحروف مرزائی مذہب رکھنے والوں کو دعوت ایمان دیتے ہوئے کہتا ہے:

خدارا!

اپنے ایمان اور آخرت کی فکر کرو، آؤ پلٹ آؤ، ابھی وقت ہے سنبھل جاؤ، آؤ کفر وشرک اور اہانت وارتداد کی اندھیر نگری سے نکل کر سچی توبہ کر کے نور و ہدایت کی دلکش وادی اسلام میں قدم رکھ کر امام الانبیاء آخر الزماں نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخلص غلام بن جاؤ۔

خیر اندیش

خادم ختم نبوت

ابو السعید سجاد علی فیضی

۲ ربیع الاوّل ۱۴۳۹ھ

بمطابق ۲۱ دسمبر ۲۰۱۷ء

مصنف کی دیگر تصانیف

الحج القاطعہ فی رد البراہین الواضحہ معروف بہ منکرین دعا بعد از نماز جنازہ کا رد بلیغ	(مطبوعہ
"سراپائے مصطفیٰ از کلام رضا	(مطبوعہ
امیر کاذباں مرزائے قادیاں	(مطبوعہ
دستگیر غلام اردو ترجمہ مصباح الظلام	(زیر طبع
معیار نبوت و ردِ مرزائیت	(غیر مطبوعہ
فیض بخشش (نعتیہ دیوان)	(غیر مطبوعہ
حقانیت اہلسنّت	(غیر مطبوعہ
صحابیات رسول کی علمی وفقہی خدمات	(غیر مطبوعہ
فیض نور اردو ترجمہ درِ منثور (تاریخ مدینہ)	(غیر مطبوعہ
الدقائق فی الحدائق معروف بہ "حدائق بخشش بحرِ بلاغت	(غیر مطبوعہ

